www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the waterm

الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ۖ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ۔ (۱۰/۶۰)

وطن چھوڑ کر آئیں تو اُن کی آزمائش کر لو ۔ (اور) خدا تو ان کے ایمان کو خوب جانتا ہے ۔ سو اگر تمہیں معلوم ہو کہ مومن ہیں تو ان کو کفار کے پاس واپس نہ بھیجو ۔

۲۔ بَلٰی (یَبْلُو ۔ بَلَاءً) بلاء ایسی آزمائش ہے جس میں سختی اور شدت پائی جائے صاحب منتہی الارب اس کے معنی "سختی و دریافتن چیزے وکشف آں" بتلاتے ہیں (م ا) اور یہ آزمائش خیر و شر دونوں صورتوں میں ہو سکتی ہے ۔ ارشادِ باری ہے :

وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ (۱۶۷/۷)

اور ہم آسائشوں اور تکلیفوں (دونوں طرح) سے ان کی آزمائش کرتے رہے تاکہ وہ (ہماری طرف) رجوع کریں ۔

تاہم آزمائش چونکہ عموماً تکلیف دہ ہوتی ہے اس لیے شر کے پہلو میں استعمال زیادہ ہوتا ہے ۔ مثلاً :

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۗ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ (۱۵۵/۲)

اور ہم کسی قدر خوف ، بھوک اور مال ، جانوں اور میووں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے اور صبر کرنے والوں کو (خدا کی خوشنودی کی) بشارت سنا دو ۔

اور ابتلی کے معنی کسی چیز کو اُلٹ پلٹ کرنا یا حالات کو دگرگوں کر کے جانچنا ہوتا ہے ارشادِ باری ہے :

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ (۲/۷۶)

ہم نے انسان کو مخلوط نطفہ سے پیدا کیا جسے ہم اُلٹتے پلٹتے رہے ۔

پھر ابتلاء عموماً کسی اتفاقی حادثہ سے ہوتا ہے ۔ ایسے واقعہ سے جسے دوسرے لوگ بھی دیکھ سکیں (معت) دیکھیے درج ذیل آیت :

وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ۭ (۱۲۴/۲)

اور جب حضرت ابراہیمؑ کی اس کے پروردگار نے چند باتوں میں آزمائش کی تو وہ اُن میں پورے اترے ۔

اور ظاہر ہے کہ یہ باتیں ترک وطن ، اولاد کو بے آب و گیاہ میدان میں بے آسرا چھوڑ دینا ، بیٹے کی قربانی پر تیار ہو جانا ، یا آگ میں داخل ہو جانا وغیرہ تھے ۔ جنہیں دوسرے سب لوگ دیکھ سکتے تھے ۔

۳۔ فَتَنَ : ابتلاء کی طرح اس آزمائش میں بھی سختی پائی جاتی ہے ۔ فَتَنَ کے معنی سونا چاندی کو کٹھالی میں ڈال کر تپانا گلانا اور کھوٹ معلوم کرنا ہے (منجد) ارشادِ باری ہے :

يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ (۱۳/۵۱)

وہ اس دن آگ پر تپائے جائیں گے ۔

اور فتنہ کا لفظ اکثر بُرے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے ۔ فتنہ کے معنی آزمائش ، دکھ ، رنج ، رسوائی ، دیوانگی عبرت ، عذاب ، مرض ہیں (منجد) اسی طرح فتّان کے معنی شر انگیز انسان ، چور ، شیطان ہیں ۔ (منجد) جبکہ ابتلاء میں انسان کی آزمائش ذاتی برائی اور خباثت کے سبب سے نہیں آتی ۔ دو را ابتلاء اور دورِ فتن میں جو فرق ہے وہ بالکل واضح ہے ۔ ابتلاء میں بڑا پہلو عموماً قدرتی حوادث سے متعلق ہوتا ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا فَهَبْ لِي مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا (۱۹/۵)
اپنے بھائی بندوں سے ڈرتا ہوں۔ اور میری بیوی بانجھ ہے۔ تو مجھے اپنے پاس سے ایک وارث عطا فرما۔

۲۔ عَقِيْم، لفظ عاقر کی طرح عقیم بھی مذکر و مؤنث دونوں کے لیے مستعمل ہے۔ عقیمہ اس تودۂ ریت یا خطۂ زمین کو بھی کہتے ہیں جو بنجر ہو (م۔ ل) اور ریح عقیم ایسی ہوا کو کہتے ہیں جو خیر سے خالی ہو۔ اس معنی میں یہ لفظ قرآن کریم میں استعمال ہوا ہے۔ (۵۱/۴۱)
اور عقیم وہ شخص ہے جس کے مادۂ تولید موجود ہی نہ ہو یا اس کے کرم مردہ ہوں۔ اسی طرح عقیم ایسی عورت کو کہتے ہیں جو مرد کا مادہ سرے سے قبول نہ کرے (م۔ ل) گویا عقیم وہ مرد یا عورت ہے جس کے ہاں سرے سے کوئی اولاد نہ ہوئی ہو (پنجابی ئنڈھ) ارشادِ باری ہے:

أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّإِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَاءُ عَقِيْمًا (۴۲/۵۰)
یا ان کو بیٹے اور بیٹیاں دونوں عطا فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے بانجھ بنا دیتا ہے۔

ماحصل: عاقر۔ وہ جس کے پہلے اولاد ہوتی رہی، بعد میں بند ہو چکی ہو اور عقیم وہ ہے جس کے ہاں مطلقاً اولاد پیدا نہ ہوئی ہو۔

۱۵۔ باندھنا

کے لیے رَبَطَ، شَدَّ، غَلَّ کے الفاظ آئے ہیں:

۱۔ رَبَطَ: مضبوط باندھنا اور مربط اور مربطۃ اس رسی کو کہتے ہیں جس سے جانور باندھا جائے اور رِبَاط بمعنی تانت کو باندھنے والا اور ربیط بمعنی بندھے ہوئے جانور اور رَبَطَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهٖ محاورہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے دل کو باندھ دیا یعنی اس کے دل کو قوت بخشی اور صبر عطا فرمایا (منجد) ارشاد باری ہے:

إِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ لَوْلَا أَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا۔ (۲۸/۱۰)
اگر ہم اس (موسیٰ کی ماں کے) دل کو گرا نہ دیتے، تو قریب تھا کہ وہ اس بات کو ظاہر کر دے۔

۲۔ شَدَّ: شَدَّ الشَّيْءَ بمعنی کسی چیز کو باندھنا، مضبوط کرنا، مضبوط باندھنا (منجد) قرآن میں ہے:

حَتّٰى إِذَا أَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ (۴۷/۴)
پھر جب ان کو خوب قتل کر چکو تو انہیں مضبوط باندھ کر قید کر لو۔

۳۔ غُلّ: غُلّ ہر وہ چیز جس سے کسی بھی عضو کو جکڑ کر اس کے وسط میں باندھ دیا جائے اور بمعنی طوق (ج اغلال) اور کنایۃً مغلول الید بخیل شخص کو کہتے ہیں یعنی اس شخص کے ہاتھ خرچ کرنے سے بندھے ہوتے ہیں (مف) ارشاد باری ہے:

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا
اور یہود کہتے ہیں کہ خدا کا ہاتھ (گردن سے) بندھا ہوا ہے (یعنی اللہ بخیل ہے) انھیں کے ہاتھ باندھے جائیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) رَبَّ : پیدا کرنا۔ پھر تربیت کرکے بتدریج حدِ کمال تک پہنچانا اور اس کی جملہ ضرورتوں کا خیال رکھنا۔

(۵) کَفَّلَ : کسی کی پرورش اور تربیت کا ذمہ دار بننا۔

۱۶۔۔۔ پڑھنا ۔ پڑھانا

کے لیے قَرَأَ اور اَقْرَءَ ، تَلٰی ، رَتَّلَ ، دَرَسَ اور دراسۃ اور اَمْلٰی (ملی) کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ قَرَءَ : پڑھنا اور مطالعہ کرنا کے لیے اس کا استعمال عام ہے۔ خواہ کوئی تحریر پڑھی جائے یا کتاب یا ایک آدھ لفظ (فق۔ل ۴۸) اور قرآنِ کریم کو قرآن اس لیے کہا گیا ہے کہ وُہ بکثرت اور بار بار پڑھا جاتا ہے۔ اور اس لفظ قرآن میں مبالغہ پایا جاتا ہے۔ جیسے غَفَرَ سے غفران۔ ارشادِ باری ہے ؛

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتَابَہٗ بِیَمِیْنِہٖ فَیَقُوْلُ هَاؤُمُ اقْرَءُوْا کِتَابِیَهْ (۶۹/۱۹) تو جس کا (اعمال) نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا وُہ (دوسروں سے) کہے گا کہ لیجیے میرا نامہ (اعمال) پڑھیے۔

اور اَقْرَأَ بمعنی کسی دوسرے کو پڑھانا۔ ارشادِ باری ہے ؛

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰی (۸۷/۶) ہم تمہیں پڑھائیں گے تو پھر تم نہیں بھولو گے۔

۲۔ تَلٰی ؛ یتلوا۔ تلوا کے معنی کسی چیز کے پیچھے پیچھے آنا اور بار بار آتے رہنا ــــــــــــ (مف) ارشادِ باری ہے ؛

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا۔ (۹۱/۲) سورج کی قسم اور اس کی روشنی کی اور چاند کی جب اس کے پیچھے چلے۔

اور تَلٰی (یَتْلُوْا۔ تَلَاوَۃً) بمعنی کتاب یا قرآن پڑھنا۔ اور تلاوۃ کا لفظ صرف خدا کی طرف سے نازل شدہ کتابوں کے پڑھنے سے مخصوص ہے (مف) کیونکہ اس میں ایک کے بعد دوسری، دوسری کے بعد تیسری آیات (علیٰ ہذا القیاس) پڑھی جاتی ہیں۔ (م۔ل) الہامی کتابوں کا ایک آدھ حرف یا جملہ پڑھنے پر تلاوت کا اطلاق نہیں ہوتا۔ (فق ل ۴۸) ارشادِ باری ہے ؛

اُتْلُ مَا اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ (۲۹/۴۵) (اے محمدؐ) یہ کتاب جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے۔ اس کو پڑھا کرو۔

لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اہلِ لغت کا تلاوت کے لفظ کو الہامی کتابوں کے پڑھنے سے مختص کرنا نزولِ قرآن سے بہت بعد کی پیداوار ہے۔ کیونکہ قرآن نے اس لفظ کو عام پڑھنے حتٰی کہ جنتر منتر اور جادُو کے الفاظ و اوراد پڑھنے کے لیے بھی استعمال کیا ہے۔ ارشادِ باری ہے ؛

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ عَلٰی مُلْكِ سُلَیْمٰنَ (۲/۱۰۲) اور وُہ ان (ہزلیات) کے پیچھے لگ گئے جو سلیمانؑ کے عہدِ حکومت میں شیطان پڑھا کرتے تھے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی وُہ مخصوص سمت اور مقام جدھر کوئی رُخ کر کے عبادت وغیرہ کرے۔ قبلہ (فق۔ل ۲۴۴) ارشادِ باری ہے:

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا (۲/۱۴۸)	اور ہر ایک (فرقے) کے لیے ایک سمت (مقرر) ہے۔ جدھر وُہ (عبادت کے وقت) منہ کیا کرتے ہیں۔

۴۔ شَطْر کے بنیادی طور پر دو معنی ہیں (۱) نِصْفُ الشَّيْءِ (۲) اَلْبُعْدُ وَالْمُوَاجِهَةُ (م۔ل) یعنی شَطْر میں آمنے سامنے ہونے کے علاوہ دُوری بھی ضروری ہے جبکہ وِجْهَة میں یہ ضروری نہیں یعنی دُور دراز مقام سے کسی مخصوص جگہ کی طرف منہ کرنا۔ ارشادِ باری ہے:

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (۲/۱۴۹)	اور تم جہاں سے نکلو (نماز میں) اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کر لیا کرو۔

۵۔ تِلْقَاءَ: لَقِيَ بمعنی کسی چیز کے سامنے آنا اور اسے پالینا (مف۔منجد) اور تِلْقَاءِ لِقَاء کا اسم ظرف ہے بمعنی ملاقات کی جگہ۔ کہتے ہیں۔ جَلَسَ تِلْقَاءَهُ وُہ اس کے مقابل بیٹھا۔ فَعَلَ الْاَمْرَ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهِ اس نے وُہ کام خود بخود کیا۔ اسے کسی نے مجبور نہیں کیا (منجد) اور قرآنِ کریم کی آیت:

قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَاۗئِ نَفْسِيْ (۱۰/۱۵)	کہہ دو مجھ کو اختیار نہیں کہ میں اسے اپنی طرف سے بدل دوں۔

یعنی اپنی مرضی سے نہیں بدل سکتا۔ اور آیت:

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاۗءَ مَدْيَنَ (۲۸/۲۲)	اور جب مدین کی طرف رُخ کیا۔

میں مقابل یا سامنے کی طرف ہے۔

۶۔ قِبَلَ: بمعنی مقابلہ بھی اور ایک چیز کا دوسری کے سامنے ہونا بھی ہے۔ گویا قِبَل وُہ جانب ہے جو سامنے نظر آ رہی ہو۔ ارشادِ باری ہے:

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْھَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ (۲/۱۷۷)	نیکی یہی نہیں کہ تم مشرق و مغرب کو قبلہ سمجھ کر اُن کی طرف منہ کر لو۔ بلکہ نیکی یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لائے۔

ماحصل: (۱) جَانِب۔ قریبی سمت۔
(۲) طَرَف: عربی میں جانب یا سمت کے لیے نہیں آتا۔ البتہ اردو میں غلط العام ہے۔ اس کے معنی کنارہ یا حد کے ہیں۔
(۳) وِجْهَة: مخصوص مقام اور سمت جدھر منہ کر کے عبادت کی جائے۔
(۴) شَطْر: دُور دراز مقام سے کسی چیز کی طرف رُخ کرنا۔
(۵) تِلْقَاءَ: سامنے کی طرف کسی چیز کے بالمقابل ہونا۔ (۶) قِبَل: سامنے کی طرف جو نظر آ رہی ہو۔

۴۔ جب

کے لیے اِذْ[1]۔ اِذَا[2] اور اِذًا اور لَمَّا[3] اور كُلَّمَا[4] کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ سَوَآء : بیچوں بیچ۔ مرکز۔ مرکزی نقطہ کسی طول عرض اور عمق رکھنے والی چیز کا ہر طرف سے درمیان۔ ابن الفارس کے نزدیک اس کا معنی اَلْاِسْتِقَامَۃ وَالْاِعْتِدَال بَیْنَ الشَّیْئَیْنِ" ہے۔ (م۔ ل) قرآن میں ہے:

خُذُوْہُ فَاعْتِلُوْہُ اِلٰی سَوَآءِ الْجَحِیْمِ (۴۷/۴۴) (حکم دیا جائے گا) اسے پکڑ لو اور کھینچتے ہوئے دوزخ کے بیچوں بیچ لے جاؤ۔

۵۔ قَصْد : بمعنی میانہ روی۔ وہ راہ یا طریق یا افراط اور تفریط کے درمیان ہو۔ نہ زیادہ نہ کم۔ جیسے اسراف اور بخل کے درمیان سخاوت یا تہور اور جبن کے درمیان شجاعت۔ اور قَصَدَ اور اقتصد فی النفقۃ بمعنی خرچ کرتے وقت افراط و تفریط سے بچ کر درمیانہ خرچ کرنا۔ اور قصد السّبیل بمعنی راہ پر سیدھے چلتے جانا۔ ادھر ہونا نہ ادھر۔ (مف۔ منجد) ارشاد باری ہے:

وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ (۳۱/۱۹) اپنی چال میں اعتدال رکھ اور اپنی آواز کو پست رکھ۔

ماحصل: (۱) بَیْن : حرف دو الگ الگ چیزوں کے درمیان۔

(۲) خِلَال : ایک ہی چیز کے مختلف اجزاء یا دو ایسی چیزوں کا درمیان جن کا آپس میں کچھ تعلق ہو۔

(۳) وَسْط : تعداد، مقدار یا فاصلہ کے لحاظ سے کسی چیز کا درمیان۔

(۴) سَوَاء : ہر لحاظ سے درمیان۔ مرکزی نقطہ۔

(۵) قَصْد : راہِ اعتدال۔ میانہ روی۔

۱۱۔ دشمن۔ دشمنی

کے لیے عَدُوّ اور عَدَاوَۃ، بَغْضَاء اور شَنَآن اور شَانِئ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ عَدُوّ : (ج اعداء) ایسا دشمن جو بد خواہ ہو۔ برائی اور نقصان کی بات سوچنے والا اور تکلیف پر خوش ہونے والا۔ اور اس کی ضد صدیق ہے (ف۔ ل ۱۶۸) ارشادِ باری ہے:

اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ (۷/۲۲) بیشک شیطان تم دونوں (آدم و حوا) کا کھلا دشمن ہے:

اور عَدَاوَۃ بمعنی دشمنی اور بد خواہی۔ اور یہ دشمنی کا پہلا درجہ ہے۔ (ف۔ ل ۱۶۹) اور بمعنی کسی کی نصرت سے ہٹ جانا (ضد ولایت) (فق ل ۱۰۶)

۲۔ بَغْضَاء : بُغْض (ضد حُبّ) بمعنی کسی چیز یا شخص سے متنفر ہونا۔ یہ دشمنی کا دوسرا درجہ ہے (فل ۱۶۹) اور بغضۃ بمعنی کسی کو حقیر اور ذلیل کرنے کا ارادہ رکھنا (فق ل ۱۰۶) ارشادِ باری ہے:

وَاَلْقَیْنَا بَیْنَهُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ (۵/۶۴) اور ہم نے ان کے درمیان تا قیامت عداوت اور دشمنی ڈال دی۔

۳۔ شَانِئ : شَنَاَ بمعنی دشمنی رکھنا۔ بغض رکھنا۔ نفرت کرنا (منجد) اور شَنَآن اس سے مصدر ہے۔ ارشادِ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ حَقّ: (ضد باطل) حَقّ ہر وُہ بات یا چیز ہے جو تجربہ اور مشاہدہ کے بعد سچ اور درست ثابت ہو حقیقت۔ سچائی (مف) ارشاد باری ہے:

سَنُرِيهِمْ اٰيَاتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ (۴۱/۵۳) — ہم عنقریب ان کو اطراف عالم اور خود اُن کی ذات میں بھی اپنی نشانیاں دکھلائیں گے یہاں تک کہ ان پر واضح ہو جائے گا کہ وُہ (وحی قرآن) بالکل درست ہے۔

۱۰۔ سخت

کے لیے اَشَقّ، اَشَدّ، اَدْھٰی، رَابِیَة (ربو) عَصِيْب، قَمْطَرِيْر (قمطر) قَاسِيَة (قسو) غَلِيْظ اور عَرِم کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ اَشَقّ: شَقَّ الْاَمْر بمعنی کسی کام کا دشوار ہونا۔ اور شَقَّ عَلٰی فُلَانٍ بمعنی کسی کو مشقت میں ڈال دینا (منجد) اور اَشَقّ کا لفظ بالعموم ایسی مشقت کے لیے آتا ہے جو طاقت یا مقدور سے زیادہ ہو۔ تکلیف مالایطاق۔ جان پر بن جانا۔ ارشادِ باری ہے:

وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ (۱۳/۳۴) — اور آخرت کا عذاب بہت سخت ہے۔

۲۔ اَشَدّ: قُوَّةٌ فِي شَيْءٍ (م۔ل) یعنی کسی چیز کا بذاتِ خود طاقتور اور سخت ہونا۔ قوت، طاقت اور زور میں سخت ہونا۔ زبردست بدن، قوت اور عذاب کے لیے آتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ (۲/۸۵) — وُہ سخت تر عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

۳۔ اَدْھٰی: دَھِیَ بمعنی کسی کو مصیبت پہنچانا۔ اور دَاھِیَة بمعنی سخت مصیبت۔ بڑا سخت معاملہ (منجد) اور دَھِیَ بمعنی ایک چیز کا دوسری کو ناگوار طریق سے پہنچنا یا مصیبت میں ڈالنا۔ اور دَوَاھِی الدَّھر بمعنی حادثاتِ زمانہ (م۔ل) اور اَدْھٰی بمعنی مصائب و مشکلات کے لحاظ سے سخت۔ ارشادِ باری ہے:

وَالسَّاعَةُ اَدْھٰى وَاَمَرُّ (۵۴/۴۶) — اور وُہ گھڑی (قیامت) بڑی سخت اور بہت تلخ ہے۔

۴۔ رَابِیَة: (ربو) رَبَا بمعنی بڑھنا۔ پھلنا۔ پھولنا۔ زیادہ ہونا۔ اور رَابِیَة بمعنی ہر آن بڑھتی جانے والی۔ ارشادِ باری ہے:

فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً (۶۹/۱۰) — (قوم عاد) نے اپنے پروردگار کے پیغمبر کی نافرمانی کی تو اللہ نے ان کو بڑا سخت پکڑا۔

۵۔ عَصِيْب: عَصَبَ میں دو باتیں پائی جاتی ہیں۔ ایک چیز کا دوسری سے ربط و ارتباط۔ اور (۲) سختی، عصبة (ج اعصاب) بمعنی پٹھے نیز عُصْبَة اس مضبوط جماعت کو کہتے ہیں جن کی تعداد دس یا دس سے زائد ہو اور ان کا آپس میں ربط و ارتباط ہو اور اسی وجہ سے وُہ جماعت طاقتور اور مضبوط ہو (م۔ل) جیسے حضرت یوسفؑ کے بھائیوں نے اپنے باپ سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔ قسم ـــــ قسم اٹھانا

کے لیے وؔ، تؔ اور لؔ کے حروف بھی اہل عرب استعمال کرتے ہیں۔ یہ حروف یا تو بطور عادت اور تکیہ کلام استعمال کیے جاتے ہیں یا بعض دفعہ کلام میں تاکید اور مزید زور پیدا کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ اور اگر ان حروف کی نسبت اللہ کی طرف ہو تو اس سے مراد اس چیز کو بطور شہادت پیش کرنا ہوتا ہے جس کی قسم اٹھائی گئی ہو۔ اب مثالیں ملاحظہ فرمائیے، ارشادِ باری ہے:

(۱) وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ (۱۰۳/۱) زمانہ کی قسم انسان خسارے میں رہا ہے۔

(۲) تؔ کا لفظ صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ قسم کھانے کے لیے مخصوص ہے۔ حضرت ابراہیمؑ فرماتے ہیں:

تَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ (۲۱/۵۷) خدا کی قسم! میں تمہارے بتوں سے ضرور دو دو ہاتھ کروں گا۔

(۳) لؔ قسمیہ قرآن کریم میں استعمال نہیں ہوا۔

ان حروف کے علاوہ مندرجہ ذیل افعال و اسماء قسم اٹھانے کے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ قَسَمٌ، يَمِيْنٌ، حَلَفَ، اَلِيَّةٌ (اَلو) اور اِيْلَاءٌ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ قَسَمٌ: قَسَمَ بمعنی تقسیم کرنا یا بانٹنا ہے اور قسم اٹھانا بھی۔ اور قَسَم بمعنی دل میں ظن پیدا ہونا جو بعد میں یقین تک پہنچ جائے (منجد) اور قَسَامَة وہ قسمیں ہیں جو خون کے بدلے میں اولیاء کو مشکوک قبیلہ کے لوگ دیتے ہیں (منجد) گویا قسم کا لفظ کسی معاملہ میں شک کو دور کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے اور اس کا استعمال جھگڑے کی صورت میں ہوتا ہے (فق ل ۴۲) ارشادِ باری ہے:

وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ (۵۶/۷۶) اور یہ بہت بڑی قسم ہے کاش تم سمجھتے۔

دوسرے مقام پر ہے:

وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ۔ (۷/۲۰) اور شیطان نے آدم و حوا دونوں کے سامنے قسم اُٹھا کر کہا کہ میں تو تمہارا خیر خواہ ہوں۔

۲۔ يَمِيْنٌ: رفع الزام کے لیے آتا ہے۔ ارشادِ نبوی ہے:

اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ (بخاری) یعنی بارِ ثبوت (شہادات فراہم کرنا) تو مدعی کے ذمہ ہے (اور اگر وہ یہ نہ کر سکے تو پھر) مدعا علیہ پر قسم ہے۔

اور يَمِيْن داہنا ہاتھ کے معنوں میں بھی آتا ہے۔ اہل عرب کی عادت تھی کہ جب کسی وعدہ کی توثیق قسم سے کرنا مطلوب ہوتی تو قسم اٹھانے والا شخص اپنا داہنا ہاتھ دوسرے کے ہاتھ پر مارتا۔ لہٰذا يَمِيْن کا لفظ قسم کے لیے استعمال ہونے لگا۔ اور اس کی جمع اَيْمَان آتی ہے (مف) يَمِيْن کا لفظ قسم کے لیے مستعار ہے (فق ل ۴۳)

پھر بعض دفعہ اہل عرب محض کلام میں زور پیدا کرنے کے لیے بھی ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر قسم اٹھا لیتے مگر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بمعنی مالِ غنیمت ہے۔ اور شرعی اصطلاح میں غنیمت یا مَغْنَم صرف وُہ مال ہے جو دشمن پر فتح حاصل کرنے کے نتیجہ میں ملے۔ سابقہ امتوں کے لیے ایسا مال ناجائز تھا مگر شریعتِ محمدیہ میں اللہ تعالیٰ نے اسے جائز قرار دیا۔ ارشادِ باری ہے:

فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا (۸/۶۹) تو جو مالِ غنیمت تمہیں ملا ہے اسے کھاؤ کہ وُہ تمہارے لیے) حلال وطیب ہے۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ (۴/۹۴) تم دُنیا کی زندگی کا فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہو جبکہ خدا کے نزدیک بہت سی غنیمتیں ہیں۔

۷۔ اَنْفَال: نَفَل بمعنی مالِ غنیمت۔ ہبہ۔ بخشش۔ زیادتی (ج انفال) اور نَفْل بمعنی واجبات اور ضروریات سے زائد کام (منجد) اَنْفَال کا اطلاق اموالِ غنیمت پر بھی ہوتا ہے اور اموالِ فے پر بھی۔ یہ لفظ صرف اس پہلو پر دلالت کرتا ہے کہ یہ اموال امتِ محمدیہ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے زائد عطیہ ہیں۔ جو پہلی امتوں کے لیے جائز نہ تھے۔ ارشادِ باری ہے:

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ (۸/۱) آپ سے لوگ مالِ غنیمت کے بارے میں پوچھتے ہیں تو کہہ دو کہ اموالِ غنیمت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہیں۔

ماحصل: (۱) مال: زرِ نقد اور ہر وُہ چیز جس سے زرِ نقد حاصل ہو سکتا ہو۔

(۲) دَوْلَت: خوشحالی کے دور کا لوٹنا۔

(۳) رِزْق: ہر وُہ چیز جو جسمانی یا روحانی غذا یا اس کا سبب ہو۔

(۴) خَيْر: مال و دولت کا بہتر پہلو یعنی جو مال احکامِ شرعیہ کے مطابق حاصل اور خرچ کیا جائے۔

(۵) فَيْء: ایسا مال جو لڑائی بھڑائی کے بغیر مسلمان مجاہدین کے ہاتھ لگ جائے۔

(۶) مَغَانِم: ایسا مال جو دشمن پر فتح پانے کے بعد حاصل ہو۔

(۷) اَنْفَال: غنیمت یا فے۔ یہ لفظ صرف ایسے اموال کے جواز اور اس کے خدا کی طرف سے زائد عطیہ ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

۴۔۔۔۔ مالک

کے لیے مَالِك، رَبّ اور اَهْل کے لفظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ مَالِك: مِلْك ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو کسی کے قبضہ میں ہو اور کسی دوسرے کو اس میں تصرف کرنے کا اختیار نہ ہو (مع) اور مالك بمعنی کسی چیز پر قابض اور مختار متصرف۔ ارشادِ باری ہے:

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (۱/۴) وُہ اللہ جزا کے دن کا مالک ہے۔

۲۔ رَبّ: بمعنی آقا اور مالک۔ یہ لفظ عموماً بطور اسم فاعل استعمال ہوتا ہے لیکن اصل میں رَبٌّ مصدر ہے جس کے معنی کسی کو پرورش کر کے حدِ کمال تک پہنچانا اور اس کی جملہ ضرورتوں کا خیال

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماحصل: نَعَمْ مثبت سوال کا مثبت جواب ۔ای مثبت سوال کا تاکیداً مثبت جواب اور بلیٰ منفی سوال کی نفی اور جواب اثبات ہیں۔

۳ ـــــ ہانپنا

کے لیے ضَبَحَ اور لَہَثَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ ضَبَحَ : (الفرس) گھوڑے کا سرپٹ دوڑتے وقت اپنے جوف سے آواز نکالنا (مف۔منجد) قرآن میں ہے:

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا (۱۰۰/۱) سرپٹ دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم جو ہانپ اٹھتے ہیں

۲۔ لَہَثَ : سخت پیاس کی وجہ سے زبان منہ سے باہر نکالنا اور جوف سے آواز نکالنا (مف) پیاس یا تھکن کی وجہ سے کتے کا ہانپ کر زبان ڈال دینا (منجد) قرآن میں ہے:

فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ (۷/۱۷۶) اس شخص کی مثال کتے جیسی ہے کہ اگر تو اس پر بوجھ لادے تو بھی ہانپے اور اگر چھوڑ دے تو بھی ہانپے۔

ماحصل: تیز دوڑنے کی وجہ سے ہانپنے کو ضَبَحَ اور پیاس یا تھکاوٹ کی وجہ سے ہانپنے کو لَہَثَ کہتے ہیں۔

۴ ـــــ ہٹانا

کے لیے دَفَعَ، جَنَّبَ، زَحْزَحَ، دَہَرَ، دَعَّ، حَسَرَ اور خَسَأَ کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ دَفَعَ : بمعنی کسی چیز کی حفاظت اور حمایت میں بیرونی خطرات یا حملے کو دور کرنا اور پرے ہٹانا۔ (مف ۔منجد) دفاع بمعنی کسی چیز کی حفاظت و حمایت ۔اور مدافعت بمعنی جوابی کارروائی کرنا۔

ارشادِ باری ہے:

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ (۲۲/۴۰) اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک دوسرے (پر چڑھائی اور حملہ کرنے) سے ہٹاتا نہ رہتا۔

اور جب اس لفظ کا صلہ اِلٰی سے ہو تو اس کا معنی کسی کی چیز اس کے سپرد کر دینا، حوالے کر دینا اور دے دینا ہوتا ہے۔قرآن میں ہے:

فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ (۴/۶) تو ان کا مال ان کے حوالے کر دو۔

۲۔ جَنَّبَ : جانب بمعنی پہلو۔ طرف اور جَنَّبَ اور جَنَّبَ بمعنی دفع کرنا۔ ہٹانا۔ ایک طرف کرکے بچانا پہلو پر مارنا (منجد) ارشاد باری ہے:

وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى (۹۲/۱۷) اور جو بڑا پرہیزگار ہے وہ اس سے ایک طرف کر دیا جائے گا۔ جو مال دیتا ہے تاکہ پاک ہو۔

۳۔ زَحْزَحَ : الزحزح بمعنی دور اور زَحْزَحَ ۔کسی کو کسی جگہ سے دُور کرنا۔ ہٹانا ۔برطرف کرنا (مف)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ظَہَرَ ظاہر ہونا	بَطَن	(علو) اعلیٰ بلند۔ بلند مرتبہ	اسفل	انفصال	اتصال
ظاہر	باطن	عُلْیَا	سُفْلٰی	فظّ سخت۔ سخت خو	لین
ع		اِعوجاج	تقویم	فقر	غنی
عبد غلام	حُرّ	غ		فلح (افلح) کامیاب ہونا	خاب
عِجز درماندگی	قُدرت	غَرَبَ	طَلَعَ	فنٰی فنا ہونا۔ ہلاک ہونا	بقی
عِجاف دُبلے	سِمان	مَغرِب	مَشرِق	تفاوُت۔ نامطابقت	اِستواء
عجمی	عربی	غَربِیّۃ	شَرقِیّۃ	فوق اوپر	تحت
عدل انصاف	ظلم	غدوۃ۔ غداۃ۔ غدو	رواح	ق	
عدم	حدث	پہلا پہر	عشیا	قبح بدخصلت یا بدصورت ہونا	حَسُنَ
عَدُوّ	صدّیق ولی	غَسّاق (سخت ٹھنڈا پانی یا پیپ)	حمیم	قبض مٹھی میں لینا۔ بند کرنا تنگ کرنا	بسط
عدوان سرکشی کرنا	تقوٰی				
عَرَجَ (آہستہ آہستہ) اوپر چڑھنا	نَزَلَ	غَصَّ گلے میں اٹک جانا	سَاغَ	قَبْل ۔ پہلے	بَعْد
		غَلِیظ موٹا۔ سخت دل	رفیق	قتر (اقتار) کنجوسی کرنا	اسراف
عَرَضَ پیش کرنا	اَکَنَّ	غَلَقَ بند ہوجانا۔ کرنا	فَکّ	قَدَرَ اندازہ کے مطابق سمیٹنا	بَسَطَ
عَرض چوڑائی	طول	اَغلَقَ پیچیدگی۔ بندش	فتح وضوح	قُدرت	عِجز
عرف پہچاننا	نکر	غوٰی گمراہ ہونا	رشد	قدّم آگے بھیجنا	اَخَّر
اعرف	انکر	غیّ گمراہی	رشد	استقدم آگے ہونا	اِستأخر
(اسم) معرفۃ	نکرہ	غویّ بدچلن	رشید	قدیم پرانا	جدید
معروف	مجہول منکر	(غیب) غَابَ غائب ہونا	حضر، شہد	قریب	بعید
عُسر	یُسر	(غیض) غاضَ سکڑنا	ازداد	قسوۃ سنگ دلی	رِقّۃ
عشیًّا شام۔ پچھلا پہر (رات کی ابتدا)	غدو، اشراق	ف		قَصَرَ حدتک پہنچنا۔ کم کرنا	مَدَّ۔ طَالَ
	غداۃ	فتح کھولنا۔	اَغلَقَ	قَطَعَ توڑنا	وَصَلَ
(عطو) عطاء	منع	فتح غلبہ	ہزیمت	قَعَدَ بیٹھنا	قام
عقاب برے کام کا بدلہ دینا	ثواب	فتق پیوست چیزوں کو جدا کرنا	رَتَقَ	قلّ تعداد یا مقدار میں کم ہونا	کَثُرَ
عَقَدَ گرہ لگانا	حَلَّ	فرح خوش ہونا	حَزَنَ	قلیل	کثیر
عَقَمَ بانجھ ہونا	لَقَحَ	فرع شاخ۔ ضمنی مسائل	اصل	قام کھڑا ہونا	قعد، جلس
عقیم	لاقِح	فَرَغَ فارغ ہونا	شَغَلَ	تقویم	اِعوجاج
(علم) عالم	جہل، جاہل	فسد فساد کرنا۔ بگاڑنا	صلح	قُوّت زور۔ طاقت	ضُعف
عَلَنَ ظاہر کرنا	خفی، اَسَرَّ	فصل جدا کرنا	وصل		

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ